اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"چرچ آف انگلینڈ" کے سربراہ آرچ بشپ آف کنٹر بری کے چار روزہ دورۂ پاکستان (۴ - ۷ دسمبر ۱۹۹۷ء) کے دوران میں اُن کی مصروفیات اور خطابات سے یہ بات اُبھر کر سامنے آئی ہے کہ چرچ آف پاکستان (جس کے "چرچ آف انگلینڈ" سے دیرینہ اور خوشگوار تنظیمی روابط ہیں) کے رہنما وطنِ عزیز کی نظریاتی اساس کو چنداں اہمیت نہیں دیتے اور پاکستان کو دُنیا کے دوسرے سیکولر ممالک جیسا ایک ملک دیکھنا چاہتے ہیں۔ اِسی پس منظر میں اُنہوں نے آرچ بشپ آف کنٹر بری کے دورے سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے اور آرچ بشپ آف کنٹر بری نے اُن کے افکار و خیالات وطنِ عزیز کے سرکاری اور دینی و علمی حلقوں تک پہنچائے ہیں۔ آرچ بشپ نے گورنر پنجاب سے ملاقات کی، وفاقی وزیر مذہبی اُمور سے ایک وفد کی شکل میں تبادلۂ خیال کیا اور بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی - اسلام آباد کے اساتذہ سے خطاب کیا ہے۔

آرچ بشپ آف کنٹر بری کے دورے کا فکری رُخ پہلے روز کے عشائیے میں طے ہو گیا تھا جو بشپ آف لاہور کی جانب سے معزز مہمان کے اعزاز میں دیا گیا تھا۔ بشپ آف لاہور نے اپنے خطبۂ استقبالیہ میں اِس امر پر زور دیا کہ قائداعظم محمد علی جناح نے تمام اقلیتوں کے حقوق کے لیے جدوجہد کی تھی، کیونکہ غیر منقسم ہندوستان میں خود مسلمان ایک اقلیت تھے، مگر اُن کی رحلت کے بعد اُن کا تصورِ حکومت و ریاست دم توڑ گیا جس میں تمام لوگ برابر کے شہری حقوق کے مالک ہیں۔ بعد میں "قانون توہینِ رسالت" جیسے متعدد امتیازی قوانین، بالخصوص جنرل ضیاءالحق کے مارشل لاء کے زمانے میں منظور کیے گئے، تاہم اُمید کی کرن اِس لیے موجود ہے کہ زیادہ تر لوگ امن اور معاشرتی ہم آہنگی کے خواہش مند ہیں۔ بشپ آف لاہور نے مزید کہا کہ مسیحی برادری امن اور معاشرتی ہم آہنگی کے لیے اپنا کردار ادا کرتی رہے گی۔

گورنر پنجاب نے معزز مہمان پر واضح کیا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کی رُو سے مسیحیوں اور دوسری اقلیتوں کو اکثریتی آبادی کے برابر حقوق حاصل ہیں۔ مسیحی برادری کو مسلمانوں کے برابر اپنی سماجی اور اقتصادی ترقی کے مواقع حاصل ہیں اور قانون کے تحت اُن کے حقوق و مراعات کو پورا پورا تحفظ حاصل ہے۔

وفاقی وزیر مذہبی اُمور کے ساتھ ملاقات (۵ دسمبر) میں "قانون توہینِ رسالت" زیرِ بحث آیا، اور

معزز مہمان اور اُن کے ساتھیوں پر واضح کیا گیا کہ اس قانون کا مقصد ناموسِ رسالت کا تحفظ ہے۔ یہ قانون صرف غیر مسلموں کے لیے نہیں، اگر کوئی بدبخت مسلمان توہینِ رسالت کا ارتکاب کرے گا تو اُسے بھی جرم ثابت ہونے پر موت کی سزا دی جائے گی، نیز یہ قانون اس لحاظ سے ضروری ہے کہ محض الزام پر کسی کو سزا نہ دی جائے، بلکہ پوری غیر جانبدارانہ عدالتی تحقیق کے بعد کسی کو مجرم قرار دیا جائے، اور قانون کے مطابق عمل درآمد ہو۔ بصورتِ دیگر لوگ ملزم شاتمانِ رسول ﷺ کا خود حساب چکانا شروع کر دیں گے۔

۵ دسمبر ہی کو مغرب کے بعد آرچ بشپ آف کنٹر بری نے بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی - اسلام آباد کے اساتذہ سے یونیورسٹی آڈیٹوریم میں خطاب کیا۔ یونیورسٹی انتظامیہ نے آرچ بشپ کو اپنے ہاں مدعو کر کے رواداری اور کشادہ دلی کا ثبوت دیا ہے، اور عملاً واضح کیا ہے کہ مسلم علماء مسیحیوں کے ساتھ نہ صرف اچھے تعلقات کے خواہش مند ہیں، بلکہ اُن کے ہاں ایک دوسرے کے لیے عزت و احترام کے جذبات موجود ہیں۔ اس موقع پر آرچ بشپ آف کنٹر بری نے جہاں رواداری اور ہم آہنگی کے جذبات پر زور دیا، وہیں افغانستان اور بوسنیا میں متاثرینِ جنگ کی دیکھ بھال میں مسلمانوں اور مسیحیوں کی یکساں کوششوں کا ذکر کیا، تاہم اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ آج بھی مذہبی تنازعات موجود ہیں اور "افسوس ناک امر یہ ہے کہ تشدّد کا تعلق جذبات سے ہے، اور یہ جذبات مختلف مذہبی برادریوں سے جُڑ جاتے ہیں۔" آرچ بشپ نے مسلم - مسیحی مکالمے کی اہمیت پر بھی گفتگو کی، تاہم اُنہوں نے اس موقع پر یہ بھی فرمایا کہ "جو لوگ اپنا مذہب تبدیل کرنا چاہیں، اُنہیں ایسا کرنے کی اجازت ہونا چاہیے۔ مسیحیوں کو اس کا حق حاصل ہے کہ وہ مسلمان ہو جائیں، اسی طرح مسلمانوں کو بھی مسیحیت اختیار کرنے کی اجازت ہونا چاہیے۔" اُنہوں نے ساتھ ہی یہ کہا کہ "یہ ایک بڑا متنازعہ مسئلہ ہے، بعض ملکوں میں مذہب تبدیل کرنے والے مسلمانوں کے لیے موت کی سزا مقرر ہے۔"

اگرچہ آرچ بشپ آف کنٹر بری کا یہ پہلا دورۂ پاکستان تھا، تاہم وہ مسلمانوں، اور بالخصوص پاکستانی مسلمانوں کے جذبات اور اندازِ فکر سے کلیتہً بے خبر نہیں۔ اُن کے صاحبزادے گوجرانوالہ کے ایک مشنری ادارے سے منسلک رہے ہیں اور مسز جارج کیری کو پاکستان آنے اور یہاں کے لوگوں سے ملنے کا موقع ملا ہے۔ اپنے افرادِ خاندان کے ذریعے اُنہیں لازماً پاکستانی مسلمانوں کے کلچر اور مزاج کے بارے میں کچھ نہ کچھ معلوم ہوا ہوگا، نیز برطانیہ میں سلمان رُشدی کے تنازعہ میں توہینِ رسالت اور ارتداد کے بارے میں مسلمانوں نے جو کچھ کہا اور لکھا ہے، اس سے آرچ بشپ آف کنٹر بری کا بے خبر رہنا بعید از قیاس ہے۔ اس پس منظر میں آرچ بشپ آف کنٹر بری نے "قانون توہینِ رسالت" اور "تبدیلی مذہب" کے حوالے سے جو کچھ کہا ہے، اس کی حکمت سمجھ سے بالاتر ہے۔ اسے "چرچ آف پاکستان" کا ایجنڈا ہی قرار دیا جا سکتا ہے۔

وطنِ عزیز کی مسیحی برادری کے بعض طبقے یکے بعد دیگرے ایسے اقدامات کر رہے ہیں جن سے مسلمانوں کی غالب اکثریت کے ذہن میں شبہات جنم لیتے ہیں، باہمی رواداری اور ہم آہنگی کے آبگینے ٹوٹ ٹوٹ جاتے ہیں، اور اُن مسلم اہلِ دانش کا کام مشکل تر ہو جاتا ہے جو مسلم - مسیحی مکالمے کے خواہش مند ہیں اور وطنِ عزیز کی نظریاتی اساس کے حوالے سے اِسے اسلام کے منصفانہ نظام کا گہوارہ دیکھنے کی آرزو رکھتے ہیں۔

اوّلیں سہ ماہی اشاعت

محترم قارئین! نومبر - دسمبر ۱۹۹۷ء کے شمارے میں کیے گئے اعلان کے مطابق "عالمِ اسلام اور عیسائیت" کی سہ ماہی اشاعت کا پہلا شمارہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اِس میں مقالات کا حصّہ بڑھ گیا ہے اور خبروں کا حصّہ حسبِ اعلان و ضرورت کچھ کم ہو گیا ہے۔ "عالمِ اسلام اور عیسائیت" روزِ اوّل سے، اُردو زبان میں اپنی نوعیّت کا واحد جریدہ ہے، اِسے خوب سے خوب تر بنانے میں ہمیں آپ کا تعاون حاصل رہا ہے، سہ ماہی اشاعت کے بارے میں بھی ہمیں آپ کی آراء اور مشوروں کا انتظار رہے گا۔